روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر 14

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 5- اپریل 1999ء - 17 ذی الحجہ 1419 ہجری - 5 امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 74

اللہ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے- پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے- کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے- سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے- پس تم اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھا کرو- پھر فرمایا یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو-

(جامع ترمذی ابواب الاستیذان باب فی النظافة)

محرم کے ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر کثرت سے درود بھیجیں

حقیقی توبہ کے لئے جسمانی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے

دانتوں کی صفائی اور نرم برش استعمال کرنے کے بارے میں اہم نصائح کا بیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2- اپریل 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن - 2- اپریل 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو محرم کے ایام میں خصوصیت سے درود شریف پڑھنے کی طرف متوجہ فرمایا- نیز جسم اور دانتوں کی صفائی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ معمول کے مطابق ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- اور دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ابھی جو قربانیوں کی عید گزری ہے اس کا تعلق خانہ کعبہ سے ہے اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ ہر آنے جانے والے کے لئے خانہ کعبہ کو پاک و صاف رکھو- اس سے دل کی بھی پاکیزگی مراد تھی اور جسم کی بھی- حضرت صاحب ایدہ اللہ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے صفائی کے اصول بیان فرماتے ہوئے سورہ مدثر کی تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ بیان فرمایا کہ اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ کھڑا ہو اپنے رب پر توجہ مرکوز رکھ اور بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں یعنی اپنے قریبی ساتھیوں پر نگاہ رکھ ان کو بہت پاک کر اور بار بار انکی پاکیزگی کے ذرائع اختیار کر- اور ناپاکی سے کلیتہً الگ ہو جا-

حضور نے سلسلہ کلام کو آگے بڑھانے سے پہلے فرمایا کہ محرم کے دن شروع ہونے والے ہیں- اس عرصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر کثرت سے درود بھیجیں- حضور نے فرمایا مسلسل درود بھیجنا تو یوں بھی فطرت ثانیہ ہونی چاہئے- مگر محرم کے دردناک دنوں میں تو درود بھیجنا لازم ہو جاتا ہے- سفر و حضر میں جب بھی موقع ملے- دل کی گہرائی سے محرم کا تصور کر کے دل کے درد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود بھیجیں-

حضور ایدہ اللہ نے احادیث کے حوالے سے صفائی کا مضمون جاری رکھتے ہوئے فرمایا حدیث میں ہے کہ طہارت پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا ایمان کا حصہ ہے- حضرت صاحب نے فرمایا ظاہری بدن کی پاکیزگی بھی دل کی پاکیزگی کے لئے ضروری ہے دل پاک ہو تو بدن بھی پاک ہو جاتا ہے- ترمذی کی ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا اللہ پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے 'صاف ہے صفائی کو پسند کرتا ہے 'کریم ہے کرم کو پسند کرتا ہے 'سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے 'اپنے صحنوں کو صاف رکھو- نیز فرمایا یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو- ابن ماجہ کی ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسواک کیا کرو یہ منہ کو صاف رکھتی ہے اور رب کی رضا کا موجب ہے- جبرئیل جب بھی میرے پاس آتے مسواک کی تلقین کرتے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں مسواک کرنا فرض نہ قرار دے دیا جائے-

حضرت صاحب نے فرمایا مسواک خاص سمت میں کرنے کا ارشاد ہے- یعنی اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر- اس سے دانت بھی مضبوط ہوتے ہیں اور مسوڑھے بھی- حضرت صاحب نے فرمایا مسواک نئی اور نرم استعمال کرنے کا ارشاد ہے- اس لئے ضروری ہے کہ برش نرم ہو- ماہر ڈاکٹروں کا تیار کردہ ہو- اگر ان باتوں پر عمل کیا جائے تو بڑھاپے تک بھی دانت ٹھیک رہتے ہیں- حضور نے اپنی مثال بیان فرمائی کہ اس عمر میں بھی میرے دانت مضبوط ہیں- ایک حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت کے لئے مشقت نہ ہوتی تو میں ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دے دیتا- حضرت صاحب نے فرمایا منہ کی صفائی ہو تو ازدواجی تعلقات بھی بہتر ہوتے ہیں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب منہ کی مہک کی بات ہو تو معدے کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے- اگر کھانا صحیح چبا کر نہ کھایا جائے تو انتڑیوں کے ذریعے خون میں بو شامل ہو جاتی ہے جو پھیپھڑوں کے ذریعے منہ میں آجاتی ہے- پھر اگر لاکھ دانت اور منہ صاف رکھیں بو نہیں جائے گی- حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز سے پہلے بھی مسواک کرتے تھے- حضور نے ایک دردناک حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے جو آخری کام کیا وہ مسواک کے ذریعے منہ کی صفائی تھی- اور اس کے بعد اللھم الرفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے- حضور ایدہ اللہ نے جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لگانے کی احادیث بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے جن میں حضرت مسیح موعود نے ہر قسم کی جسمانی اور روحانی پاکیزگی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدیوں کا شیوہ ہونا چاہئے کہ بدن کو 'گھر کو 'گلی کو 'چہرہ کو صاف رکھیں کوئی پلیدی یا میل کچیل نہ ہو- غسل کرتے رہیں- گھروں کو صاف کرنے کی عادت ڈالیں آخر میں حضور ایدہ اللہ نے اللہ کی راہ میں دکھ اٹھانے والے مظلوم احمدیوں کی تکالیف دور ہونے 'ظالموں سے نجات پانے کے لئے دعا کی تلقین فرمائی- اور اس مقصد کے لئے درود شریف کا ورد کرتے رہنے کی نصیحت فرمائی-

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے- اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب' نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے- چنانچہ 84 سے زائد مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں- ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں-

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے-

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں-

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کی اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیشکش بھی ہو سکتی ہے- آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت ساڑھے چار لاکھ سے پانچ لاکھ ہے-

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی-

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں-

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے- یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں-

اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے-

(سیکرٹری بیوت الحمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطبہ جمعہ

اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے

ہمیشہ تقویٰ کی راہیں اختیار کریں تو اللہ آپ کی سرحدوں کی حفاظت فرمائے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 18۔ دسمبر 1998ء بمطابق 18۔ فتح 1377 ہش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 186 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس آیت کا آزاد ترجمہ یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ جس کے دوران یا جس کے بارے میں قرآن نازل فرمایا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ رمضان کے مہینے ہی میں قرآن کے نزول کا آغاز ہوا تھا لیکن فیہ کا اصل معنی یا زیادہ گہرا معنی یہ ہے کہ رمضان کے بارہ میں قرآن اتارا گیا ہے۔ یہ سارا قرآن جتنے بھی مضامین رکھتا ہے وہ سارے رمضان کے مبارک مہینے میں گویا دہرائے جاتے ہیں۔

(فرمایا) ہدایت ہے لوگوں کے لئے (-) صرف عام ہدایت ہی نہیں بلکہ (ایسی ہدایت ہے جس میں بہت کھلی کھلی روشن کر دینے والی ہدایتیں شامل ہیں۔ یعنی اس میں قرآن کریم کی اس عظمت کا بیان ہے جو اس سے پہلے کسی کتاب کو نصیب نہیں ہوئی۔ بینٰت من الھدی بھی اس میں ہے۔ والفرقان اور ایسے دلائل ہیں جو غلبے کی طاقت رکھتے ہیں کھلی کھلی' ظاہر وباہر' شان وشوکت اپنے اندر رکھتے ہیں اور یہ ساری باتیں رمضان کے مہینے میں گویا اکٹھی کر دی گئی ہیں۔ رمضان کے مہینے میں اگر تم اس قرآن پر عمل کرو جس کی یہ شان ہے تو تمہارا رمضان کا مہینہ بھی اسی شان کے ساتھ چمکے گا۔

(فرمایا) پس نتیجہ یہ نکالا گیا' پس تم میں سے جو بھی اس مہینے کو پائے تو اس مہینے کے روزے رکھے (-) اس کو روزوں کی حالت میں گزارے۔ (-) لیکن لوگ مستثنیٰ بھی ہوا کرتے ہیں۔ ہر معاملے میں استثناء بھی ہوتے ہیں۔ فرمایا جو تم میں سے مریض ہو (-) یا سفر پر ہو (-) تو پھر عدت پوری کرنی ہے دوسرے مہینوں میں' رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں وہ روزے پورے کر لئے جائیں۔ (-) یاد رکھو کہ اللہ نے تمہارے لئے آسانی پیدا فرمائی ہے۔ تمہیں مشکل میں ڈالنا اس کو پسند نہیں ہے۔ پس رمضان کے مہینے میں اگر سفر پر ہو تو روزے نہ رکھو۔ اپنے آپ کو اگر تم دقت میں مبتلا کرو گے' زور لگا کر خدا کو خوش کرنا چاہو گے تو وہ خدا جس نے تمہارے لئے آسانی پیدا فرمائی اس کی ناشکری ہوگی۔

چنانچہ اس آیت کا آخری کلام شکر سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ سارا رمضان ہی اس بارے میں ہے کہ تم اس کا شکر ادا کرو لیکن جو اپنے پیار اور محبت سے تمہارے لئے آسانی کرتا ہے اور تم اس آسانی کو قبول نہیں کرتے تو یہ ایک ناشکری کی قسم ہے۔ (-) اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی تو نہیں چاہتا۔ (-) اور اس عدت کو تم اپنی آسانی کے مطابق بعد میں پوری کر لینا۔ (-) یہ رمضان کا مہینہ اتنی عظیم ہدایت لے کر آیا ہے کہ اس پر بے اختیار دل سے تکبیر بلند ہونی چاہئے۔ سارا مہینہ اللہ تعالیٰ کی تکبیر میں صرف ہو اس بناء پر جو اس نے تمہیں ہدایت دی اور یہ وہ ہدایت ہے جو اس سے پہلے کبھی کسی قوم کو اس شان کے ساتھ' اس تکمیل کے ساتھ نصیب نہیں ہوئی۔

(فرمایا) اور تاکہ تم شکر کرنے والے بنو۔ آخری بات شکر ہی کی ہے اور شکر کرنے والا بندہ سب کچھ پا لیتا ہے۔ جو خدا کا شکر کرنے والا ہو اس کے ساتھ اور بھی بہت سی صفات ملحق ہو جاتی ہیں۔ خدا کا شکر کرنے والا خدا کے بندوں کا بھی شکر ادا کرتا ہے۔ خدا کا شکر کرنے والا پھر اور کسی طرف نہیں دیکھتا سوائے اپنے رب کی طرف کیونکہ جس کا وہ شکر ادا کرتا ہے اس کا وعدہ ہے کہ میں اور بھی بڑھاتا چلا جاؤں گا۔ تو بہت وسیع معانی ہیں جو اس آیت میں مضمر ہیں اور معمولی غور سے بھی وہ بات کھلتی چلی جاتی ہے۔

چونکہ میں نے پچھلے خطبے میں یہ وعدہ کیا تھا کہ اگلا خطبہ شکر ہی کے تعلق میں بیان کروں گا وہی مضمون جو ابھی نامکمل تھا' جاری تھا وہی آگے بیان کروں گا تو یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس کے نتیجے میں رمضان والے مہینے کو نظر انداز کرنے کی بجائے اس کا براہ راست تعلق رمضان سے ہی ہوتا ہے۔ رمضان کا مہینہ بھی شکر سکھانے کے لئے ہے۔ اب رمضان کا مہینہ بھی اس لئے ہے تاکہ تم اس میں وہ کچھ حاصل کرو کہ اس کے نتیجے میں تم شکر گزار بنتے چلے جاؤ۔ پس اس لحاظ سے وہ پچھلا میرا وعدہ بھی پورا ہوا اور رمضان کے مہینے کے تعلق میں بھی مجھے اس مضمون کو آگے بڑھانے کا موقع مل گیا' کوئی نیا مضمون تلاش کرنے کی ضرورت نہ رہی۔

شکر ہی کے تعلق میں سورۃ ابراہیم آیات 8 اور 9 میں اس مضمون کو اور طرح سے کھولا گیا ہے۔ فرمایا (-) اور جب تیرے رب نے یہ حکم دیا' یا یہ اعلان عام کیا (-) یاد رکھو اگر تم نے شکر ادا کیا (-) میں ضرور تمہارے شکر کو اس طرح بڑھاؤں گا کہ تم پر بے انتہا احسانات کروں گا۔ (-) یعنی تمہیں بڑھاؤں گا۔ اور انسان سے جب یہ وعدہ کیا جائے کہ تمہیں بڑھاؤں گا تو یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ شکر کے نتیجے میں تمہیں بڑھاؤں گا اور وعدہ کرتا ہوں کہ تم شکر کرو گے تو پھر اور بھی تمہیں قابل شکر چیزیں عطا کروں گا۔

تو یہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے' ایک سلسبیل ہے' ایک کوثر ہے جو کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتی (-) اس کو جتنی بار پڑھیں آپ حیرت کے سمندر میں ڈوبتے چلے جائیں گے کہ کتنا عظیم الشان وعدہ ہے تم شکر کرو میں بڑھاؤں گا اور جب میں بڑھاؤں تو کیا اس کا شکر ادا نہیں کرو گے۔ جب شکر ادا کرو گے تو پھر میں بڑھاؤں گا اور جب میں بڑھاؤں گا تو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں یہ ایک کوثر ہے جو اس آیت میں ہمیں عطا فرمائی گئی۔ لیکن ساتھ یہ بھی تنبیہ ہے (-) اور اگر تم نے ناشکری کی تو یاد رکھنا میرا عذاب بہت سخت ہوا کرتا ہے۔

(فرمایا) اور جب موسیٰ نے کہا کہ اگر تم ناشکری کرو یا انکار کرو' دونوں باتیں اس میں شامل ہیں اس کفر کے اندر' اللہ کا انکار کر دو یا اس کی نعمتوں کی ناشکری کرو (-) تم اور وہ سب کے سب جو زمین میں بستے ہیں سارے ہی ناشکرے ہو جاؤ۔ (-) تو یاد رکھو کہ اللہ بہت بے نیاز اور صاحب حمد ہے۔ تمام حمد اسی کو ہے اور جس کی سب حمد ہو اس کا غنی ہونا قدرتی بات ہے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی اس کی طرف بری بات منسوب کرے یا حمد کا اس کا حق ادا نہ کرے' وہ اپنی ذات میں ہی حمید ہے۔

ان آیات کے تعلق میں میں نے چند حدیثیں آپ کو سنانے کے لئے رکھی ہیں اور اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے کچھ اقتباسات ہیں اور پھر آخر پہ بعض الہامات ہیں جن کا شکر ہی سے تعلق ہے تو اسی ترتیب سے اب میں یہ امور آپ کے سامنے رکھتا

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

ہوں۔

(فرمایا) ترمذی کتاب الادب کی یہ روایت ہے اس باب سے کہ اللہ تعالیٰ بہت پسند کرتا ہے اس بات کو کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندوں پر دیکھے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے 'اس پوری روایت کا جو حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔**

اب اس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں۔ ان سارے معانی میں یہ حدیث اطلاق پاتی ہے۔ ایک تو یہ کہ آپ مثلاً اپنے بچوں کو جب عید پہ اچھے کپڑے دیں گے اگر وہ پھینک دیں اور نہ پہنیں یا اگلے سال کے لئے بچا رکھیں تو آپ کو یہ اچھا لگے گا یا جب وہ پہنیں اور سج کر نکلیں' وہ اچھا لگے گا!! ایک سادہ سی انسانی فطرت کی بات ہے انسان جو نعمت کسی کو دیتا ہے چاہتا ہے کہ اسے پھر اس پر دیکھے اور پھر پیار اور محبت کے ساتھ اس کی تعریف کرے کہ اچھے لگ رہے ہو اس نعمت کے ساتھ۔ تو اللہ تعالیٰ بھی پسند فرماتا ہے کہ جو نعمت اپنے بندوں کو دے وہ ان بندوں کو اس نعمت سے سجا ہوا دیکھے۔ لیکن یہ جو مضمون ہے یہ مختلف لوگوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جن کی طبیعتوں میں اختلاف ہوا کرتا ہے اور مختلف درجات سے تعلق رکھتا ہے اولیاء سے بھی تعلق رکھتا ہے اور انبیاء سے بھی تعلق رکھتا ہے۔

اور یہاں نعمت کے اثر کو دیکھنا مختلف مضامین آپ کے سامنے کھولتا چلا جائے گا۔ یعنی ایک بندے میں نعمت کا اثر اور طرح سے دیکھا جائے گا' ایک بندے میں اور طرح سے دیکھا جائے گا۔ بعض ایسے بزرگ اور اولیاء گزرے ہیں جنہوں نے ظاہر پر بھی اس کو محمول کیا اور بہت سج دھج کے رہتے تھے بہترین کپڑے پہنتے تھے۔ ان کے مزاج میں یہ بات داخل تھی اور یہ کہا کرتے تھے کہ جب تک میرا خدا نہیں کہتا یہ میری نعمت ہے اس کو استعمال کرو اس وقت تک میں استعمال نہیں کرتا۔ یعنی اللہ دیتا ہے اور چونکہ میرے مزاج میں شوق ہے کہ اچھا پہنوں اس لئے میں اچھا ہی پہنتا ہوں اور یہ بھی نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔ اللہ کی نظر اس بندے پر اس وجہ سے پیار سے پڑتی ہے کہ اس بنا پر پہن رہا ہے کہ میں نے اسے عطا کیا ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں بھی مختلف قسم کے صحابہؓ تھے۔ بعض صحابہ خوش پوش تھے۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں فرمایا کہ خوش پوشی چھوڑ دو اور ٹاٹ کے کپڑے پہن لو لیکن جنہوں نے ٹاٹ کے کپڑے پہنے وہ بھی اچھے لگتے تھے کیونکہ ان کا طرز شکر مختلف ہوا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود (-) کے رفقاء کا بھی یہی حال تھا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ خوش پوش تھے اور بڑے احتیاط سے خوبصورت کپڑے پہنا کرتے تھے لیکن کبھی ایک دفعہ بھی حضرت مسیح موعود (-) نے آپ کو ٹوکا نہیں۔ اور بعض (رفقاء) تھے جو بالکل درویشانہ عام سی زندگی کچھ غربت کی وجہ سے' کچھ غربت کے اختیار کرنے کی وجہ سے' حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) غریب تو نہیں تھے خدا تعالیٰ نے بہت عطا کیا تھا مگر پہنتے سادہ سے کپڑے تھے۔ اور بعض ایسے (رفقاء) تھے جو غریب تھے اور جو کچھ ان کو خدا تعالیٰ نے دیا وہی پہنتے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود (-) نے ان سے بھی پیار کیا' تینوں سے اپنے اپنے مقام اور مرتبے کے مطابق ان سے پیار کیا۔

اور جو بالکل سادہ غریب پھٹے ہوئے کپڑوں والے ہوا کرتے تھے بعض دفعہ خود ان کے ساتھ جا کے بیٹھ جایا کرتے تھے تاکہ کسی کو یہ خیال نہ ہو کہ میں خدا کی نعمت کے اس اظہار کو پوری وقعت نہیں دیتا۔ خدا کی نعمت کا یہ بھی اظہار ہے' یہ بھی شکر کا طریقہ ہے جو دیا وہ پہن لیا اور شرمایا نہیں۔ اگر خدا کی عطا کردہ نعمت سے شرمایا جائے تو یہ ناشکری ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اس نعمت کی قدر نہیں کی اور سمجھتا تھا کہ مجھے بڑا ملنا چاہئے تھا' زیادہ ملنا چاہئے تھے' یہ پہن کے لوگوں کے سامنے جاؤں گا تو وہ کیا کہیں گے۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے جو عطا کیا وہ اس سے شرما گیا۔ تو ان امور کو بڑے غور سے دیکھیں اور سمجھیں اور پھر دیکھیں حضرت مسیح موعود (-) نے ان تینوں قسم کے شکر ادا کرنے والوں کو محبت اور پیار سے دیکھا ہے اور ایسے غریبوں اور فقیروں کو جن کے پاس کچھ بھی نہیں ہوا کرتا تھا ان کو عزت کے ساتھ اپنے پاس بلایا' اپنے پاس بٹھایا۔ ابتداء میں وہ کچھ گھبراتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ ہمیں جو اتنا آگے بلایا جا رہا ہے ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ مسیح موعود (-) یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ جو کچھ ان کے پاس تھا وہ انہوں نے پہنا ہے اور یہی پسند ہے اللہ تعالیٰ کو' یہ ناشکری کرنے والے بندے نہیں ہیں۔

پھر کچھ اور لوگ بھی ہیں جن پہ نعمت کا اثر اللہ تعالیٰ اور طرح سے دیکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **پر نعمت کا اثر اس طرح ظاہر ہوتا تھا کہ اللہ جو کرتا تھا بالکل ویسے ہی آپؐ کرنے لگتے تھے۔ یہ بھی ایک شکر کا طریق ہے جو آقا کرے بعینہٖ وہی کرنے کی کوشش کرو۔** اللہ نے آپ کو ہر قسم کی نعمت عطا کی جبکہ آپ سمجھتے تھے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور واقعۃً کچھ بھی نہیں تھا۔ جب خدا نے یہ سب کچھ دیا تو پھر اس ساری نعمت کو شکر کے ساتھ ان بندوں کی طرف بہا دیا جن کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا تھا یا نسبتاً کم ہوا کرتا تھا۔ تو دیکھیں پہنا تو نہیں وہ لیکن پہنایا ضرور اور شوق اور محبت کے ساتھ پہنایا۔ ہاں بعض دفعہ دنیا کو یہ سمجھانے کے لئے کہ اللہ نے جو دیا ہے ویسا ہی پہن بھی لینا چاہئے۔ اور اس میں کوئی عار نہیں ہے یہ کوئی خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف بات نہیں ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دفعہ بہت ہی خوبصورت قبائیں پہنیں' کوٹ پہنے جو باہر سے تحفۃً آئے ہوئے تھے اور صحابہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اتنے خوبصورت لگ رہے تھے اس میں' ان کپڑوں میں کہ ہم چاند کو دیکھتے تھے' کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے مگر خدا گواہ ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کا حسن بہت زیادہ تھا۔ تو اب دیکھیں اس وقت بھی اللہ کی پیار کی نظر آپ پر پڑ رہی تھی جب آپ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو پہن رہے تھے اور دکھا رہے تھے کہ دیکھو اللہ نے مجھے یہ نعمت عطا کی ہے۔ اور اس وقت بھی پیار کے ساتھ نظر پڑتی تھی جب بندوں کو وہ نعمت آگے عطا فرما دیتے تھے۔ تو یہ مختلف رنگ ہوا کرتے ہیں یہ سارے شکر ادا کرنے ہی کے رنگ ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا اثر دیکھتا تھا ہر بندے کے مزاج کے مطابق وہ اثر ظاہر ہوتا ہے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ **یہ اثر اللہ کی نعمت کے تصور کے ساتھ پیدا ہونا چاہئے۔** جب اسے اس خدا کے ہاتھ سے ہٹا کر دنیا میں ایک دکھاوے کے طور پر استعمال کریں گے تو یہی لعنت بن جائے گی۔ نعمت نہیں رہے گی' یہ ناشکری ہو جائے گی۔ ہمیشہ ذہن میں رہنا چاہئے کہ اللہ نے عطا فرمایا ہے اور اللہ نے عطا فرمایا ہے تو اس کے بے تکلف اظہار تشکر کے ساتھ اس کو وابستہ کر دینا چاہئے۔ یہ شکر کی جتنی قسمیں میں نے بیان کی ہیں ان میں بے تکلفی ضروری ہے۔ جہاں تکلف آیا وہاں اللہ سے رشتہ ٹوٹ گیا۔ پس اپنی طبیعتوں اور مزاج کو سمجھیں' ان پر غور کریں اور اپنے مزاج کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو استعمال کریں اور پھر آگے بندوں کو ان کے فائدے پہنچائیں۔ یہ شکر کی مختلف قسمیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مختصر سی حدیث میں بیان فرمائیں۔ (-) کہ اللہ تعالیٰ بہت پیار سے' بہت محبت سے دیکھتا ہے ان آثار کو جو اس کی نعمت کے اس کے بندوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات جن میں اسی مضمون کو مختلف طریق پر بیان فرمایا گیا ہے اس حدیث نبوی کے بعد میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ (-) ایک بھی ایسی بات آپ نہیں کرتے جو قرآن اور قرآن کی تشریح میں حدیث میں موجود نہ ہو۔ اس لئے جب میں مسیح موعود (-) کے الفاظ آپ کے سامنے رکھتا ہوں تو قرآن اور حدیث کے علاوہ نہیں بلکہ قرآن اور حدیث (کی تشریح) پر مشتمل الفاظ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

فرمایا:۔ "تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے" دیکھیں جو آیت آپ کے سامنے تلاوت کی تھی اس میں تقویٰ کا ذکر نہیں ہے' حدیث میں ہے ذکر اور دوسری آیات میں ہے۔ بہرحال جو اس وقت تلاوت کی ہے اس میں نہیں مگر دوسری آیات میں ہے کہ رمضان شریف کا مہینہ اس لئے تم پر فرض کیا گیا ہے (-) تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو اور حضرت مسیح موعود (-) کی نظر غالباً اسی لفظ تقویٰ پہ ہے۔ **اور شکر کا تقویٰ کے ساتھ اور طہارت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ شکر کی آخری شان**

تقویٰ سے ظاہر ہوتی ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔(-) پوچھنے پر الحمدللہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔" (-) یہ صرف منہ کا ایک کلمہ ہے جب تک ساری زندگی الحمد نہ بن جائے اور جب تک خدا کا سچا تقویٰ نصیب نہ ہو منہ سے نکلے ہوئے الحمد کے الفاظ کچھ بھی معنی نہیں رکھتے۔ فرمایا "اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کرلیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو۔" اگر تم نے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کا سچا حق ادا کیا "یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کرلیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو۔"

اب سرحد پر کھڑے ہونا کئی مفاہیم رکھتا ہے۔ یہاں حضرت مسیح موعود (-) سرحد پر کھڑے ہونے کی بشارت کیوں دیتے ہیں۔ جو اپنے ملک اپنے وطن کا مرکز چھوڑ کر سرحدوں پر جا بیٹھے یہ تو کوئی نعمت نہیں ہے، بظاہر کوئی شکر کی بات نہیں ہے۔ لیکن جو مفہوم حضرت مسیح موعود (-) بیان کررہے ہیں وہاں مرکز کو جسمانی طور پر چھوڑنے کا مفہوم نہیں ہے بلکہ جیسے سرحد پر گھوڑے باندھے جاتے ہیں تاکہ دشمن اندر داخل ہی نہ ہوسکے اسی طرح مومن جو تقویٰ اختیار کرتا ہے گویا اس نے اپنی سرحدیں مضبوط کرلیں۔ یعنی جسمانی طور پر انتقال جسم کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، مرکز میں رہا۔ اور سرحدیں مضبوط کرنے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا مقام سب سے عالی شان تھا۔ تو جسمانی طور پر تو آپ مرکز میں ہی رہے مگر شیطان کی طرف سے ہر طرف سے سرحدیں مضبوط رکھیں یعنی ادنیٰ سا بھی حملہ غیر اللہ کا آپ کی ذات پر ممکن نہیں تھا کیونکہ جیسے سرحدوں پر گھوڑے باندھے جائیں تو دشمن کے سرحد میں داخل ہونے سے پہلے ہی ان کو دبوچ لیا جاتا ہے یا ہلاک کردیا جاتا ہے۔ **اسی طرح مومن کی شان ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی سرحدوں کی حفاظت کرے**۔ یہ معانی ہیں جو مسیح موعود (-) بیان فرمارہے ہیں میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا' یہ مراد ہے۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود (-) ایک بہت ہی دلچسپ واقعہ بیان فرماتے ہیں اور ایک ہندو کا واقعہ ہے مگر وہ دل سے چونکہ مسلمان ہوچکا تھا اور حمد و ثنا میں وقت گزارتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی ایک شان عطا فرمائی جو اسی مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ فرماتے ہیں "مجھے یاد ہے کہ ایک ہندو سررشتہ دار نے جس کا نام جگن ناتھ تھا اور جو ایک متعصب ہندو تھا بتلایا" اس متعصب ہندو نے حضرت مسیح موعود (-) کو بتایا کہ یہ باتیں میں آپ کو بتارہا ہوں جو میری آنکھوں دیکھی ہیں ورنہ آپ کو پتہ نہیں لگنا تھا ان باتوں کا۔ کیا بتلایا "کہ امرتسر یا کسی جگہ میں وہ سررشتہ دار تھا جہاں ایک ہندو اہل کار در پردہ نماز پڑھا کرتا تھا" مگر بظاہر ہندو تھا۔ "میں اور دیگر سارے ہندو اسے بہت برا جانتے تھے اور ہم سب اہل کاروں نے مل کر ارادہ کرلیا کہ اس کو ضرور موقوف کرائیں۔ سب سے زیادہ شرارت میرے دل میں تھی" یہ شریروں کا سربراہ بنا ہوا تھا۔ "میں نے کئی بار شکایت کی کہ اس نے یہ غلطی کی ہے اور یہ خلاف ورزی کی ہے مگر اس پر کوئی التفات نہ ہوتی تھی" جو افسر تھا وہ پوری توجہ نہیں دیتا تھا اس کی شکایتوں پر۔ کہتے ہیں لیکن ہم نے بھی ارادہ کرلیا ہوا تھا کہ اسے ضرور موقوف کرادیں گے۔ "اور اپنے اس ارادے میں کامیاب ہونے کے لئے بہت سی نکتہ چینیاں جمع کرلی تھیں" وہ صاحب بہادر جو انگریز تھا وہ معلوم ہوتا ہے صاحب فراست تھا کہتے ہیں "میں وقتاً فوقتاً ان نکتہ چینیوں کو صاحب بہادر کے روبرو پیش کرتا تھا۔ صاحب اگر بہت ہی غصے ہوکر اس کو بلا بھی لیتا تھا تو جونہی وہ سامنے آتا تو گویا آگ پر پانی پڑ جاتا۔ معمولی طور پر نہایت نرمی سے اسے فہمائش کردیتا گویا اس سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا تھا۔"

اس پر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے" تو سرحدوں پر گھوڑے باندھنے سے ایک رعب ہے جو دشمنوں پر طاری ہوجاتا ہے اور دشمن پھر اس سرحد کا رخ ہی نہیں کرتے اور یہ رعب ایسا عظیم الشان رعب ہے تقویٰ کا کہ دنیا کی نظر سے چھپا ہوا دل میں وہ تقویٰ موجود ہے مگر اس کا ایک رعب ہے جو بظاہر دکھائی بھی دیتا ہے لوگوں کو اور نتیجہ یہ "اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔"

تو آج جماعت احمدیہ کے لئے دیکھیں اس میں کتنا بڑا سبق ہے **ہمیشہ تقویٰ کی راہیں اختیار کریں تو اللہ آپ کی سرحدوں کی حفاظت فرمائے گا اور دشمن کئی قسم کے منصوبے بناتا رہے گا مگر وہ سارے منصوبے ناکام ہوں گے۔ آپ کو علم بھی نہیں ہوگا کہ دشمن منصوبے بنا رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ سرراہ پر کھڑا ان منصوبوں کے ضرر سے آپ کو بچاتا رہے گا۔**

حضرت مسیح موعود (-) قرآن کریم کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں "اگر تم میرا شکر کروگے تو میں اپنی دی ہوئی نعمت کو زیادہ کروں گا اور بصورت کفر عذاب میرا سخت ہے۔ یاد رکھو کہ جب امت کو امتِ مرحومہ قرار دیا ہے اور علوم لدنیہ سے اسے سرفرازی بخشی ہے تو عملی طور پر شکر واجب ہے" اب اس عبارت میں بھی بہت سے مضامین حضرت مسیح موعود (-) نے مجتمع کردیئے ہیں۔ "جب امت کو امت مرحومہ قرار دیا ہے" اب عام اردو دان تو شاید سمجھ جائیں مگر سادہ لوگ جن کی زبان نسبتاً کم ہے یا جن کو اردو نہیں آتی وہ نہیں سمجھیں گے کہ امت مرحومہ سے کیا مراد ہے۔ مرحوم عموماً فوت شدہ کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اکثر کہتے ہیں وہ تو مرحوم ہے' وہ تو مرحومہ ہے۔ مراد اصل میں مرحوم سے فوت شدہ ہونا نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ایسی امت ہے جس پر رحم فرمادیا گیا ہے۔ یعنی اللہ نے بطور خاص اس پر رحم فرمایا ہے' رسول اللہ ﷺ کی امت پر اور رحم کے نتیجے میں ان کی حفاظت فرماتا ہے۔

اور رحم کا نتیجہ پھر کیا کچھ ہے۔ "علوم لدنیہ سے اسے سرفرازی بخشی ہے" ایسے علوم عطا فرمائے ہیں جو اس کے دل اور اس کی فطرت سے پھوٹ رہے ہیں اور اللہ کی جناب سے ہیں۔ پس یہ علوم جو اللہ کی جناب سے ہوں یہ اللہ کے رحم کی ایک علامت کے طور پر ہیں اور یہ علامت کئی طریقوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ بعض دفعہ جو اللہ کے حضور سے علم ملتے ہیں وہ ظاہری طور پر بھی بہت عظیم الشان ہوکر لوگوں کو دکھائی دیتے ہیں اور بعض دفعہ ایک سادہ سے آدمی کو' ظاہری تعلیم کچھ نہیں ہوتی مگر علوم لدنیہ کی شان' اس کی سوچ' اس کی فکر' اس کے ہر حصول علم کے ساتھ وابستہ ہوجاتی ہے یعنی حصول علم جو خدا کی طرف سے عطا کردہ علم کے نتیجے میں ہوا کرتا ہے اس کو اتنے علوم مل جاتے ہیں کہ دنیا کے بڑے بڑے عالم بھی اس کے سامنے ہیچ ہوجاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ اس مثال میں سب سے اوپر ہیں۔ آپؐ کو خدا کی جناب سے وہ علم عطا کئے گئے جنہوں نے واقعتہ عظیم الشان علوم کی صورت اختیار کرلی۔ صرف یہ نہیں کہ اللہ نے جو کچھ دیا اپنی طرف سے دیا بلکہ قرآن کریم کا مطالعہ کرکے دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ کوئی دنیا کا علم نہیں ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود نہ ہو اور آج تک مختلف علماء قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے جو کوشش کرتے رہتے ہیں وہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں پاسکے جو رسول اللہ ﷺ کو اس قرآن کا مفہوم خدا کی طرف سے سکھا بھی دیا گیا۔ ایسی عظیم الشان باتیں ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ آج کی دنیا کو جن باتوں کا اب علم ہوا ہے اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ کو خدا تعالیٰ وہ علم عطا فرماتا تھا اور صحابہؓ کے سامنے اس کو بیان بھی کردیتے تھے اور صحابہؓ کو بعض دفعہ سمجھ بھی نہیں آتی تھی یہ کیا بات ہورہی ہے مگر رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تو مان جاتے تھے۔ اب پتہ لگا کہ رسول اللہ ﷺ اس زمانے کی باتیں کرتے تھے جس زمانے نے بہت بعد میں ظہور پذیر ہونا تھا تو علوم لدنیہ سے یہ مراد ہیں۔

اور فرمایا "اس امت کو سرفرازی بخشی ہے جس کا مطلب ہے آج بھی جو شخص تقویٰ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے گا تو اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ اس کو اسی طرح علم

بلدنیٰ عطا فرمائے گا" پھر فرمایا "جب یہ سرفرازی بخشی گئی ہے تو عملی طور پر شکر واجب ہے" شکر کے نتیجے میں سرفرازی بخشی گئی اور جو سرفرازی بخشی گئی اس کے نتیجے میں عملی طور پر شکر واجب ہے "اور عملاً شکر وہی ہے کہ اس نعمت کو آگے لوگوں میں تقسیم کیا جائے' جو علم ہے اسے تقسیم کیا جائے' جو ظاہری نعمتیں ہیں انہیں تقسیم کیا جائے اور اس طرح یہ اظہار شکر مزید نعمتوں پر منتج ہو۔ یہ جو پہلا اقتباس ہے یہ رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء سے لیا گیا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں" حضرت مسیح موعود (-) کی جو عبارتیں ہیں قرآن کریم کی بعض آیات کے ترجمے اور تشریح کے طور پر ہیں۔ یہ نہ سمجھے کوئی کہ مسیح موعود (-) اپنے متعلق فرما رہے ہیں۔ "اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ یعنی انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے۔"

اب وہی مضمون جو پہلے میں نے کھولا ہے اسی مضمون کی تائید میں حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے" یہ نعمتیں چھیننے کا مضمون بھی ایک بڑی تنبیہ ہے لیکن ضروری نہیں کہ ایک انسان اپنی زندگی میں یہ واقعہ دیکھ لے یا ایک قوم کو فوراً سمجھ بھی آجائے کہ کیوں یہ نعمتیں چھینی جا رہی ہیں۔ بسا اوقات خدا تعالیٰ قوموں پر احسان کرتا ہے مگر وہ اپنی طاقت کو ظلم کے طور پر استعمال کرتے ہیں جیسے امریکہ کے تکبر کا حال ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ محض یہ تکبر کا اظہار ہے' ایسا ظلم کیا جا رہا ہے مسلمانوں پر ہر جگہ یا دنیا پر ہر جگہ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ آخر ان کی پکڑ کیوں نہیں آتی لیکن اللہ تعالیٰ پکڑ میں دھیما ہے اور یہ قطعی بات ہے کہ ایسی قومیں پھر عروج سے گرا دی جاتی ہیں اور یہ واقعہ بعض دفعہ ایک ایک ہزار سال کا عرصہ لیتا ہے۔ اور وہ دن خدا کا جس میں ایک ہزار سال لگتے ہیں عروج کے اور پھر واپس آنے کے اس سے ظاہری طور پر بھی مراد لی جا سکتی ہے کہ قوموں کے عروج و زوال بعض دفعہ ایک ایک ہزار سال پر منتج ہوتے ہیں لیکن بعد والے دیکھ لیتے ہیں کہ کیا ہوا ان کے ساتھ اور جب خدا کی پکڑ آتی ہے تو ایسی پکڑ آتی ہے کہ ان کو کلیتہ ملیامیٹ کر کے رکھ دیتا ہے' نام و نشان بھی نہیں رہتا' تاریخ کے ورقوں میں وہ لوگ بکھر جاتے ہیں۔

لیکن یاد رکھیں کہ جو اللہ کے اپنے پیاروں پر ظلم کرتے ہیں ان کے انجام کے لئے ہزار سال کا انتظار نہیں کیا جاتا' وہ بہت جلد ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ اور بسا اوقات وہ لوگ جن پر ظلم کیا گیا ہو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی لیتے ہیں کہ اس طرح خدا نے ان سے سلوک کیا مگر بعض دفعہ دیکھتے بھی ہیں مگر پتہ نہیں لگتا ان کو یا جن کے ساتھ خدا کا سلوک ہو رہا ہے وہ نہیں سمجھتے کہ ہم سے یہ سلوک کیوں ہو رہا ہے حالانکہ اپنی بے حیائیاں' اپنی ناشکریاں ان پر خوب روشن ہو جانی چاہئے تھیں۔ وہ دیکھتے ہیں اور پھر آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں ظلموں میں۔ جس طرح شکر کرنے والوں کے ساتھ لازیدنّ کا وعدہ ہے' جو کفر کرنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ایک وعدہ ہے کہ پھر کفر کرتے چلے جاؤ کہاں تک کر لو گے' ہر کفر کا بد نتیجہ دیکھو گے یہاں تک کہ تم خاک کی طرح بکھر جاؤ گے' تمہاری کوئی بھی حیثیت باقی نہیں رہے گی۔ یہ واقعات بھی ہم دنیا میں ہوتے دیکھ رہے ہیں اور اللہ سے پناہ مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنا شکر گزار بندہ بنائے اور ناشکری کے بد نتائج دیکھنے نہ نصیب کرے۔

(فرمایا) اب اس مضمون میں حضرت مسیح موعود (-) نے بہت ہی عظیم الشان بات بیان فرمائی ہے کہ خدا کے یہ بندے جو شکر گزار ہوں اور لوگوں پر بے انتہا رحم کرنے والے اور خرچ کرنے والے ہوں وہ اس کے جواب میں شکر نہیں چاہتے۔ (-) نہ وہ جزاء چاہتے ہیں کہ اس کا بدلہ ہمیں دو' نہ وہ اپنا شکریہ پسند کرتے ہیں۔ "اس کی نیکی خالصۃً للہ ہوتی ہے اور اس کے دل میں یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس کے واسطے دعا کی جاوے" اب یہ دیکھیں اس مضمون کو آپ نے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔

بسا اوقات لوگ احسان کے بدلے میں دعا کرتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ میرا حق ہے میں نے احسان کیا ہے اس نے مجھے دعا دی ہے لیکن یہ مضمون دیکھیں حضرت مسیح موعود (-) نے کس بلندی تک پہنچا دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ "اس کے دل میں یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس کے واسطے دعا کی جاوے" اس وجہ سے کہ نظر خدا پر ہوتی ہے اس کا وعدہ ہے لازیدنکم تو اس کا یہ وعدہ کسی کی دعاؤں کا محتاج نہیں ہوا کرتا۔ حضرت مسیح موعود (-) نے بھی بے انتہا احسان کئے ہیں بنی نوع انسان پر' اپنے گرد و پیش پر اور اس دنیا پر بھی جو ابھی آپ کے حلقہ ارادت میں نہیں آئی تھی مگر "یہ خیال" جب آپ فرماتے ہیں تو آپ کے دل میں بھی خیال تک نہیں گزرا کہ میرے لئے دعا کی جائے۔ جانتے تھے کہ اللہ دیکھ رہا ہے اور دعا اٹھنے سے پہلے' لوگوں کی دعا سے پہلے' خود میری دعا سے پہلے اس کے پیار کی نظر مجھ پہ پڑتی ہے اور میرے شکر کے نتیجے میں مجھے بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔

"نیکی محض اس جوش کے تقاضے سے کرتا ہے جو ہمدردیٔ بنی نوع انسان کے واسطے اس کے دل میں رکھا گیا ہے" لوگوں کی ہمدردی جو اس کے دل میں ہے وہ بے اختیار ہے اس وجہ سے' ایک پھول کے دل میں خوشبو رکھی گئی ہے وہ خود بخود پھیلتی ہے اس میں پھول کی ایک بے اختیاری ہے تو حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں کہ دل میں بنی نوع انسان کی ہمدردی اتنی بے اختیار ہے کہ ناممکن ہے کہ وہ ہمدردی دل سے ظاہر نہ ہو۔ "ایسی پاک تعلیم نہ ہم نے توریت میں دیکھی اور نہ انجیل میں۔ ورق ورق کر کے ہم نے پڑھا مگر ایسی پاک اور مکمل تعلیم کا نام و نشان نہیں ہے۔"

یہ تمام دنیا میں احمدیوں کے لئے ان کے ہاتھ میں عیسائیوں سے مقابلے کا ایک نسخہ آ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) جب فرما رہے ہیں لفظاً لفظاً درست ہے کہ ورق ورق پڑھا ہے آپ نے۔ اور ساری تورات اور ساری انجیل میں یہ تعلیم دکھائی نہیں دی جو قرآن کریم کی ہے۔ "ایسی پاک اور مکمل تعلیم کا نام و نشان تک نہیں ہے" تو آپ چیلنج کر کے لوگوں کو بتائیں ان سے پوچھیں' لاؤ دکھاؤ کہاں ہے یہ تعلیم۔ آپ حیران ہوں گے کہ کہیں یہ تعلیم دکھائی نہیں دے گی کہ نیکی دل کے ایسے طبعی جوش سے اٹھ رہی ہو' بنی نوع انسان کی ہمدردی جس میں نہ جزا کا سوال ہو اور نہ اس کی پرواہ ہو کہ کوئی دعائیں دے بلکہ بے تعلق ہو انسان اس چیز سے۔ یہ تعریف نیکی کی آپ کو کسی اور کتاب میں نہیں ملے گی۔

حضرت مسیح موعود (-) اس مضمون کو بڑھا کر ایتاء ذی القربیٰ کے مضمون میں داخل فرماتے ہیں کیونکہ یہ احسان کا مضمون تھا جو بیان ہوا ہے اس سے اگلا مقام ایتاء ذی القربیٰ کا ہے کہ اپنے قریبیوں کو عطا کرنا۔ اس میں تو یہ مضمون اور بھی زیادہ رفعت اختیار کر جاتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ میں اس کو پڑھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ اس مضمون کی کیسی بلندی بیان فرمائی ہے جہاں انسان کا تصور بھی نہیں جا سکتا' عام انسان کا جو اللہ سے نور یافتہ نہ ہو اس کا تصور بھی نہیں جا سکتا۔ اس طرح بات شروع کرتے ہیں۔

"اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کی اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں یہ ایک طبعی امر ہوتا ہے۔ جو محبت اس درجے تک پہنچ جائے اس کا اشارہ ایتاء ذی القربیٰ میں کیا گیا ہے۔" اب یہ مضمون تو بسا اوقات کھولا گیا ہے اس طرح لوگ اس کو سمجھتے بھی ہیں مگر اب اگلی بات سنئے "اس قسم کی محبت خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونی چاہئے۔ نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر" یعنی ایتاء ذی القربیٰ کی محبت خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے کیونکہ خدا سب سے زیادہ قریب ہے اور بوڑھے ماں باپ بچہ پیدا کر دیتے ہیں اور جب تک ان کو توفیق ملے اس کا خیال رکھتے ہیں' کسی بدلے کی خاطر نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں اس وقت پیدا کیا جب کہ ماں باپ کا ہی کوئی وجود نہیں تھا' کائنات کا بھی کوئی وجود نہیں تھا۔ اتنے احسانات فرمائے اور فرماتا چلا جا رہا ہے کہ ہر ضرورت کے وقت ایک نئی شان کا احسان نازل فرما دیتا ہے اور وہ خزانے اتارنے لگتا ہے جو اس سے پہلے دکھائی نہیں دیا کرتے تھے۔

یہ وہ مضمون ہے جس کی کوئی اتھاہ نہیں ہے۔ جتنا آپ غور کریں اس سے زیادہ اس

مضمون کے پیچھے اور معرفت کی باتیں دکھائی دینے لگیں گی۔ اب دیکھیں دنیا کی ترقی کتنی ہو گئی ہے لیکن اس ترقی کے نتیجے میں کچھ اور میٹیریل کی ضرورت پیش آئی ہے۔ جتنی علمی ترقی ہوئی ہے اس کے نتیجے میں جو مشینیں ایجاد ہو رہی ہیں یا نئی سے نئی چیزیں بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے بنائی جا رہی ہیں خواہ ان سے نقصان ہی اٹھایا جا رہا ہو مگر نیت یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ چیزیں بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے بنائی جائیں۔ اس ضمن میں جو خدا تعالیٰ نے مادہ بنایا ہے اگر وہ اتنا ہی رہتا' اس میں آگے بڑھنے کی گنجائش نہ ہوتی تو انسان ترقی کے ایک مقام پر آکر رک جاتا۔ اب سائنس کا جو نیا رجحان ہے وہ میٹیریل پیدا کرنے کی طرف ہے اور جتنے مادے بنے ہوئے تھے وہ بڑھتے چلے گئے انسان کو اور زیادہ معلوم ہونے شروع ہو گئے۔ وہ مادے اگر انسان کو معلوم نہ ہوتے تو وہ سائنسی ترقی جو اسے علمی طور پر نصیب ہوئی تھی عملاً نصیب نہیں ہو سکتی تھی۔ اب دیکھیں ایک سو تک انہوں نے وہ مادے دریافت کر لئے جو بنیادی مادے ہوا کرتے ہیں' ہائیڈروجن سے شروع کریں یا ہیلیم سے شروع کریں تو ترقی کرتے کرتے مالیکیول زیادہ وزنی ہوتے چلے جائیں تو ایک اور مادہ بن جاتا ہے اور وزنی ہو جائیں تو ایک اور مادہ بن جاتا ہے لیکن مسلسل ارتقاء ہے' مسلسل ان کے درمیان آپس میں ربط ہے ایک ایٹم کے زیادہ ہونے سے یا ایک الیکٹرون کے زیادہ ہونے سے' ایک پروٹون کے زیادہ ہونے سے' ایک معمولی سے معمولی چیز کے اضافے سے جو بنیادی مادہ ہے وہ اگلے درجے میں پہنچ جاتا ہے۔ اس کی ہیئت' اس کی شکل' اس کی صفات سب بدل جاتی ہیں۔

تو یہ اللہ کی عجیب شان ہے کہ اس طرح خدا تعالیٰ نے مادے کو ترقی دی اور اس سے کچھ ایک دو سال پہلے تک یا چند سال پہلے تک انسان کو صرف ننانوے بنیادی مادے معلوم تھے' پھر سو ہوئے' پھر ایک سو ایک' پھر ایک سو دو' پھر ایک سو تین' 109 تک پہنچ گئے اور خیال پیدا ہوا کہ اب اس کے بعد کوئی نیا مادہ نہیں مل سکتا۔ اب 110' 111' 112 بھی بن گئے ہیں اور 113' 114' 115 کے امکانات کھل گئے ہیں اور ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ یہ طریق اختیار کریں تو یہ مادہ ایک اور وزنی مادے میں تبدیل ہو سکتا ہے' اور یہ وہ ساری چیزیں ہیں جن کی ضرورت ہے۔ اس لئے اب ایک نئی سائنس کی برانچ' ایک شاخ بنی ہے جس کو سائنس آف میٹیریل کہتے ہیں یعنی وہ میٹیریل جس کو ہم نے استعمال کرنا ہے نئی نئی چیزوں میں وہ میٹیریل بھی اگر اس قابل نہ ہو کہ وہ ان چیزوں میں استعمال ہو سکتا ہو تو وہ چیزیں بن ہی نہیں سکتیں۔ کپڑا بودا ہو گا تو اس سے مضبوط قمیص کیسے سل سکتی ہے یا مضبوط شلوار کیسے سل سکتی ہے جتنا زیادہ سختی کا تقاضا ہو کسی کپڑے کے لئے اتنا ہی زیادہ کپڑے کو مضبوط ہونا چاہئے' اتنا ہی زیادہ اس کے جوڑ مضبوطی سے سلنے چاہئیں۔ تو یہ وہ چیزیں ہیں جن کو آج کل سائنس آف میٹیریل میں استعمال کیا جا رہا ہے اور کبھی بھی دنیا میں اتنی عظیم الشان ترقی نہ ہو سکتی تھی اگر میٹیریل موجود نہ ہوتا یا اس میٹیریل کے بنائے جانے کے امکانات نہ پیدا ہوئے ہوتے۔

تو حضرت مسیح موعود (-) ان باتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو ایتاء ذی القربیٰ کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ یعنی اگرچہ ان الفاظ میں جن الفاظ میں میں نے بیان کیا ہے یہ سب کچھ مسیح موعود (-) نے نہیں فرمایا مگر جو اشارہ ہے وہ اسی طرف ہے۔

اگر اس پر غور کرو تو پتہ چلے گا کہ جس نے تمہارے لئے بہت زیادہ ایسی چیزیں پیدا کر دیں جو کبھی تمہارے کام آ سکتی ہیں۔ بوڑھے ماں باپ تو مر بھی جاتے ہیں اور آئندہ تمہاری ضرورتیں پھر کون پوری کرے گا لیکن اللہ کو تو ہمیشہ کی زندگی ہے اور اس نے تمہارے لئے وہ ضرورتیں پیدا بھی کر دی ہیں اور تمہیں پھر وہ دکھاتا بھی چلا جاتا ہے' نشان دہی کرتا چلا جاتا ہے۔ اچھا اب اور آگے قدم بڑھاؤ تو یہ لے لو۔ اس سے آگے قدم بڑھاؤ تو یہ بھی موجود ہے۔ تو میٹیریل کبھی بھی انسان کی ضرورت سے پیچھے نہیں رہ سکتا' مسلسل خدا کی تقدیر اسے آگے بڑھاتی چلی جاتی ہے۔ تو فرمایا پھر ایتاء ذی القربیٰ تو اس سے ہونی چاہئے یعنی جو قریب ترین ہے وہ یہ ہے۔ قریبیوں کے لئے جو خرچ کیا جاتا ہے اس طرح اللہ کے لئے خرچ کرو۔ اب مضمون کو دیکھیں کیسا پلٹا دیا ہے آپ نے۔ وہ تمہارے لئے یہ کرتا ہے تو تم بھی جواباً ویسا ہی معاملہ اللہ سے کرو۔ نہ مراتب کی خواہش' نہ ذلت کا ڈر۔ اللہ سے ایسی محبت کرنی ہے اب کہ ذلت کا بھی کوئی خوف نہیں۔ اس راہ میں ذلت بھی آئے تو پیاری لگے اور مراتب نصیب ہوں تو وہ بھی بہت پیارے لگیں۔ اب دیکھیں انسان خدا کا کامل عاجز بندہ خدا کو مخاطب کر کے یہ کہہ رہا ہے۔ اب یہ ہے مضمون جو پلٹا دیا ہے آپ نے (-) کہ اے اللہ ہم تجھ سے جزا بھی نہیں مانگتے نہ اظہار تشکر' ہمیں تو تجھ سے ایسا عشق ہے ایسی محبت میں مبتلا ہو گئے ہیں تیرے احسانات پر نظر کرتے ہوئے کہ اب ہمارا بنیادی فرض ہے کہ تجھ سے ایسی محبت کریں۔ ہماری فطرت میں داخل ہو چکی ہے یہ محبت اور یہ محبت کسی آزمائش کے نتیجے میں ٹلنے والی نہیں ہے۔

اسی قسم کی آزمائش حضرت ایوبؑ کی بھی کی گئی تھی۔ حضرت ایوبؑ کے متعلق یہ بیان ہوا ہے کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے یہ کہا کہ اس کو تو نے اتنی نعمتیں عطا کی ہیں یہ شکر کیوں نہ کرے۔ اگر واقعتہً ایوبؑ کو تجھ سے محبت ہے تو بلاؤں اور مصیبتوں میں گرفتار کر کے دیکھ۔ اتنا دردناک واقعہ ہے حضرت ایوبؑ کا اور اسی شان کے ساتھ قرآن کریم نے آپ کو بیان فرمایا ہے۔ بے انتہا صبر کرنے والا بندہ تھا' ہر طرح کی مصیبتیں آپ پر نازل ہوئیں' جسم میں کیڑے پڑ گئے' شہر سے باہر گندگی کے ڈھیر پر آپ کو پھینک دیا گیا لیکن شکر کا حق ادا کرنے سے باز نہیں آئے یہاں تک کہ بعض روایتوں میں یہ بھی آتا ہے' کہانیاں بھی بیان کی جاتی ہیں کہ شیطان نے اللہ سے کہا اے خدا اس کو اور نہ آزما کیونکہ جتنا تو آزماتا ہے یہ تیرے اور بھی قریب ہوتا جا رہا ہے۔ میں تو خدا سے بندوں کو دور کرنے کے لئے آیا ہوں قریب کرنے تو نہیں آیا ہوا۔

تو یہ مضمون ہے جس کو حضرت مسیح موعود (-) بیان فرما رہے ہیں۔ (-) سے ظاہر ہے کہ پھر انسان نہ مراتب کی خواہش رکھتا ہے نہ ذلت سے ڈرتا ہے۔ جو کچھ بھی ہے ہرچہ بادا باد' ہوتا چلا جائے' مگر اللہ کی محبت کے اظہار سے' اللہ سے محبت کرنے سے وہ باز آ ہی نہیں سکتے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس رمضان میں اللہ تعالیٰ ہمیں اس قسم کا شکر سکھائے اور اس قسم کے شکر کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 5 فروری 1999ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پیر 5- اپریل 1999ء

12-45 a.m. البانین پروگرام۔
1-15 a.m. درس القرآن۔ نمبر 3 (1998ء)
2-45 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔
5-20 a.m. لقاء مع العرب
6-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن از امریکہ۔ حضرت صاحب کا خطاب جلسہ سالانہ 1998ء
7-10 a.m. اردو کلاس۔
8-15 a.m. چینی زبان سیکھئے۔
8-45 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
11-00 a.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔
11-20 a.m. درس القرآن۔ سبق نمبر 3۔ (23-12-98)
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-45 p.m. اردو کلاس۔
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
5-10 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کبڈی سیمی فائنل۔ گوجرانوالہ بمقابلہ حیدرآباد۔
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
8-15 p.m. چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 16
8-33 p.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو پروگرام۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔

10-30 p.m. اردو کلاس
11-45 p.m. لقاء مع العرب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 6۔ اپریل 1999ء

12-50 a.m. ترکی پروگرام۔
1-20 a.m. کوئز۔ روحانی خزائن۔
1-55 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
3-05 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
3-34 a.m. ڈاکومنٹری۔ مثالی گھریلو نمائش۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
4-50 a.m. چلڈرن کارنر۔ ورک شاپ نمبر 16
5-05 a.m. لقاء مع العرب
6-25 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کبڈی سیمی فائنل۔ گوجرانوالہ بمقابلہ حیدر آباد۔
7-05 a.m. اردو کلاس۔
8-15 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
8-45 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرن کارنر۔ ورک شاپ نمبر 16
11-00 a.m. پشتو پروگرام۔ خلافت کی برکات۔
11-30 a.m. کوئز۔ روحانی خزائن۔
12-10 p.m. لقاء مع العرب۔
1-10 p.m. اردو کلاس۔
2-20 p.m. طبی معاملات۔ بچے کی خبر گیری۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-30 p.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 p.m. خطبہ جمعہ از حضرت صاحب
6-00 p.m. بنگالی سروس۔
7-00 p.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
8-10 p.m. چلڈرن کارنر۔ قرآن مجید کا صحیح تلفظ۔
8-30 p.m. چلڈرن کارنر۔ واقفین نو
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-25 p.m. اردو کلاس
11-40 p.m. لقاء مع العرب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 7۔ اپریل 1999ء

12-40 a.m. نارویجین سروس۔
1-25 a.m. ہماری کائنات۔
1-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
3-00 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 a.m. تقریر۔ وقف زندگی۔
4-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
4-50 a.m. چلڈرن کارنر۔ تلفظ قرآن مجید۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب
6-10 a.m. چلڈرن کارنر۔ واقفین نو۔
6-40 a.m. اردو کلاس۔
7-40 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
8-15 a.m. تقریر۔ وقف زندگی۔
8-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
10-45 a.m. چلڈرن کارنر۔ تلفظ قرآن مجید۔
11-05 a.m. سواحیلی مذاکرہ۔ سیرت النبی ﷺ
12-00 p.m. درس الحدیث۔ سواحیلی ترجمہ کے ساتھ۔
12-20 p.m. ہماری کائنات۔
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m. جرمن زبان سیکھئے۔
5-05 p.m. تبرکات۔ تقریر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ جلسہ سالانہ 1957ء
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
8-05 p.m. چلڈرن کارنر۔ بمقابلہ حفظ اشعار۔
8-25 p.m. چلڈرن کارنر۔ ورزشی اور تفریحی پروگرام۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
10-25 p.m. اردو کلاس
11-45 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 8۔ اپریل 1999ء

12-50 a.m. فرنچ پروگرام۔
1-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل۔ المائدہ۔
1-40 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل شمارہ نمبر 16۔
2-20 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
3-25 a.m. جرمن زبان سیکھئے۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-50 a.m. چلڈرن کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
5-15 a.m. لقاء مع العرب
6-15 a.m. تبرکات۔ تقریر جلسہ سالانہ 1957ء
7-15 a.m. اردو کلاس۔
8-21 a.m. جرمن زبان سیکھئے
8-50 a.m. ملاقات۔
10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-35 a.m. چلڈرن کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
10-55 a.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔
12-00 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ شمارہ نمبر 16۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
4-50 p.m. عربی زبان سیکھئے۔
5-10 p.m. مشاعرہ۔ عبید اللہ علیم کی یاد میں۔
5-55 p.m. بنگالی سروس۔
7-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
8-15 p.m. چلڈرن کارنر۔ تلفظ قرآن۔
8-35 p.m. چلڈرن کارنر۔ علمی پروگرام۔ چنیوٹ
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-30 p.m. اردو کلاس
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

اطلاعات و اعلانات

حسن کارکردگی ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ پاکستان

سال 1998/1377ہش میں ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع اسناد خوشنودی کے حق دار قرار پائے۔

ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت منظوری کے لئے پیش کئے گئے۔ جو حضور نے منظور فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین۔

1۔ نظامت ضلع اسلام آباد۔ اول۔ مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب ناظم ضلع

2۔ نظامت ضلع لاہور۔ دوم۔ مکرم طاہر احمد ملک صاحب ناظم ضلع

3۔ نظامت ضلع راولپنڈی۔ سوم۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ناظم ضلع

(قائد عمومی انصار اللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب شادی

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم خالد اکبر صاحب ابن مکرم ناصر احمد خالد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کی شادی کی تقریب مورخہ 22۔ مارچ 1999ء کو عمل میں آئی۔ بارات لاہور سے روانہ ہو کر "خالد منزل" دارالرحمت وسطی ربوہ سے مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب کی سرکردگی میں مکرم محمد لئیق صاحب سڈل کے مکان راجیکی روڈ محلہ دارالرحمت وسطی میں پہنچی۔ جہاں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے عزیزہ نزہت لئیق صاحبہ بنت محمد لئیق صاحب سڈل سے بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا اور رخصتی عمل میں آئی۔ اگلے روز یعنی 23۔ مارچ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام بصورت عصرانہ جوہر بنکوئٹ ہال لاہور میں کیا گیا۔

عزیز خالد اکبر ایک لمبے عرصہ تک مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور کے قائد رہنے کے بعد آج کل علاقہ کی مجلس عاملہ کے ممبر ہیں۔ خالد اکبر محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر مال کے پوتے اور حضرت خان صاحب مولانا فرزند علی صاحب مرحوم سابق امام بیت الفضل لنڈن و ناظر مال کے پڑپوتے ہیں۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

بازیافتہ نقدی

ایک دوست کو اقصیٰ روڈ ربوہ عدالت کے سامنے کچھ نقدی ملی ہے جو انہوں نے دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دی ہے۔ جس دوست کی یہ رقم ہو وہ دفتر سے رابطہ کرے۔

(صدر عمومی۔ ربوہ)

مجلس نابینا ربوہ اور 23۔ مارچ

○ مکرم محمد الیاس اکبر صاحب سیکرٹری نشرو اشاعت مجلس نابینا ربوہ لکھتے ہیں۔

1۔ مجلس نابینا ربوہ نے 23۔ مارچ 1999ء کو یوم مسیح موعود منایا۔ جس میں حافظ محمود احمد ناصر صاحب نے تاریخ احمدیت پر روشنی ڈالی اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو وضاحت سے پیش کیا۔

2۔ اس طرح یوم پاکستان کے سلسلہ میں بھی تقریب ہوئی۔ محمد الیاس اکبر صاحب نے نظریہ پاکستان پر ایک مفصل تقریر کی۔ اور علیحدہ ملک حاصل کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔

ان دونوں تقریبوں کا اختتام دعا پر ہوا۔ جو محترم پروفیسر خلیل احمد صاحب نے کروائی جو مجلس نابینا کے صدر ہیں۔

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 3- اپریل- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
5 اپریل- غروب آفتاب- 6-33
6 اپریل- طلوع فجر- 4-26
6 اپریل- طلوع آفتاب 5-50

عالمی خبریں

نیٹو نے حملے تیز کردیئے

نیٹو کی فضائیہ نے یوگوسلاویہ کے سربوں پر حملے تیز کردیئے اور کئی تنصیبات کو نشانہ بنایا حملے تیز کرنے کا مقصد یوگوسلاوی صدر ملاسوچ کے گرد گھیرا تنگ کرنا ہے۔ یہ حملے اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک وہ بات چیت پر آمادہ نہیں ہو جاتے۔ فضائی حملوں سے فوج کا ایک یونٹ اور اسلحہ کا بڑا ذخیرہ تباہ ہو گیا۔ روس کا ایک جنگی جہاز ایڈریاٹک پہنچ گیا۔ یوگوسلاویہ کی طرف سے نیٹو کا طیارہ اور دو ہیلی کاپٹر مار گرائے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

مصراور ایرانی وزرائے خارجہ کا رابطہ

کوسووو کے بحران پر مصر اور ایران کے وزرائے خارجہ نے رابطہ قائم کیا اور طے پایا کہ اسلامی تنظیم کے وزرائے خارجہ کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس جینیوا میں ہوگا۔ کوسووو کے بحران کو حل کرنے پر غور کیا گیا۔

لاکربی حادثے کے ملزمان

لیبیا پر اقوام متحدہ کی طرف سے عائد کردہ دس سال پرانی پابندیاں ختم ہونے کی راہ ہموار ہو گئی۔ لاکربی حادثہ کے ملزمان منگل کے روز ہالینڈ کے سپرد کردیئے جائیں گے۔ ان افراد پر سکاٹ لینڈ کے شہر لاکربی کے قریب امریکی فضائی کمپنی پین ایم کے مسافر طیارے کو بم دھماکے سے تباہ کرنے کا الزام ہے۔ لیبیا نے انہیں کسی دوسرے ملک کے حوالے کرنے سے انکار کیا تھا۔

ترکی میں 400- گرفتار

ترکی میں اسلامی تحریک حزب اللہ کے چار سو کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ فوج اور پولیس تین مشرقی صوبوں میں چھاپے مار رہی ہے گرفتار ہونے والوں سے اسلحہ اور پراپیگنڈا لٹریچر برآمد ہوا۔ ان پر ایران میں تربیت حاصل کرنے کا الزام ہے۔ کئی انتہا پسند اسلامی گروپ جنوب مشرقی ترکی میں سرگرم ہیں۔

شمالی آئرلینڈ امن سمجھوتہ خطرے میں

شمالی آئرلینڈ کے بارے میں امن سمجھوتہ خطرے میں پڑ گیا ہے۔ امریکی صدر نے اس معاہدے کو بچانے کے لئے برطانیہ کے وزیر اعظم اور شمالی آئرلینڈ کے لیڈروں سے ملاقات کی۔

روس کا نیا سکینڈل

روس کے صدر یلسن سمیت حکمران طبقے کے سوئس بنکوں میں اکاؤنٹس ہیں۔ پارلیمنٹ میں کمیونسٹوں نے نیا سکینڈل سامنے آنے کے بعد صدر کے خلاف صف بندی کر لی ہے۔

کشمیر میں فوجی ایکشن کیوں نہیں؟

امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے سوال کیا ہے کہ امریکہ کشمیر میں فوجی ایکشن کیوں نہیں کرتا۔ اگر کوسووو میں نیٹو فضائی حملے کر رہی ہے تو امریکہ ایسا اقدام، کشمیر، افغانستان، کردستان اور دیگر علاقوں میں کیوں نہیں کرتا۔

افغانستان میں شدید جنگ کا خطرہ

افغانستان کے متحارب فریقوں نے مذاکرات کے لئے امن شرائط سخت کر دی ہیں اس سے افغانستان میں شدید نئی جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

ملکی خبریں

سپریم کورٹ کا فیصلہ

سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ عدالتی کمیشن کی رپورٹ بینظیر بھٹو کو دکھائی جائے۔ سوئس دستاویزات پر مبنی یہ سربمہر رپورٹ 7 روز میں کھولنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ رپورٹ بینظیر بھٹو اور زرداری سمیت تمام فریقوں کی موجودگی میں احتساب بنچ کے روبرو پیش کر کے اعتراضات کے لئے معقول وقت دیا جائے۔ دونوں فریق چاہیں تو جرح کا حق بھی دیا جائے۔

وزیر اعظم کا جی ایچ کیو کا دورہ

وزیر اعظم نواز شریف نے گزشتہ روز جی ایچ کیو راولپنڈی کا دورہ کیا اور آٹھ گھنٹے وہاں رہے۔ وزیر اعظم کے ہمراہ وزیر خارجہ، وزیر خزانہ، سیکرٹری خارجہ اور سیکرٹری دفاع بھی تھے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت دفاعی ضروریات نظر انداز نہیں کر سکتی۔ مسلح افواج کی ضروریات ترجیحی بنیادوں پر پوری کی جائیں گی۔ دفاعی بجٹ میں کمی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ چیف آف آرمی سٹاف نے اس موقعہ پر کہا کہ فوج حکومت کے شانہ بشانہ چلے گی۔ وزیر اعظم وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی مرتبہ جی ایچ کیو کے دورے پر گئے تھے۔ وزیر اعظم نے جمعہ کی نماز بھی جی ایچ کیو میں ادا کی۔ وزیر اعظم نے فلم جناح بھی دیکھی۔ ایک اخبار نے دعویٰ کیا کہ فوج نے وزیر اعظم کو مشورہ دیا ہے کہ فوجی ڈھانچہ تبدیل نہ کریں۔

رحمت شاہ آفریدی گرفتار

انگریزی اخبار فرنٹیئر پوسٹ کے مالک رحمت شاہ آفریدی کو چرس رکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ گرفتاری کے بعد ملزم کی نشاندہی پر شورکوٹ کے قریب ایک ٹرک بھی پکڑا گیا۔ کارروائی اینٹی نارکوٹکس فورس لاہور کے عملے نے کی۔

مزید کمی کرائیں گے

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ بنکوں پر مارک اپ کی شرح مزید کم کرائیں گے۔ غریبوں کے لئے چھوٹے قرضوں کی کوئی ضمانت نہیں لی جائے گی۔ یہ قرضے غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعے تقسیم کئے جائیں گے۔

سول اور فوجی انتظامیہ اختلافات

وفاقی وزیر عابدہ حسین کے بجلی کے بل کے مسئلے پر سول اور فوجی حکام کے درمیان سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ سول حکام معاملے کو دبانے کی کوشش کر رہے ہیں واپڈا کے تین چیف انجینئروں پر مشتمل ٹیم فوجی حکام کے انکار کے بعد مایوس واپس لوٹ گئی۔ واپڈا نے وفاقی وزیر کو دو اور میٹروں کے مزید بھاری بل بھیج دیئے ہیں۔

اجمل خٹک کی تصحیح

اے این پی کے صدر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ قوم پرست جماعتوں کی تنظیم پونم نے ملک کا نام ملٹی نیشنل نہیں بلکہ فیڈرل ڈیموکریٹک اسلامک ری پبلک رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات نے صحیح نام نہیں رکھا۔ باہمی اتفاق سے آئینی ترامیم کے پیکیج پیش کریں گے۔

بوسیدہ مکان کی چھت گر گئی

لاہور میں مصری شاہ کے علاقے سلطان پورہ میں ایک بوسیدہ مکان کی چھت گرنے سے تین بھائی بہن جاں بحق ہو گئے۔

ہمارے ہاں جستی روم کولرز • گیزرز • کوکنگ رینج
روم ہیٹرز • ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے مٹی کے پمپ
دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش
کیا جاتا ہے
افضل الیکٹرونکس
کالج روڈ ٹرنک اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور
5114822
5118076

• وولٹیج سٹیبلائزرز • فریج • گیزرز
• واشنگ مشین • ایئر کولرز • ایئر کنڈیشنرز
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
7223347-7239347-7354873

مظہر ہسپتال برائے فروخت
خاکسار اپنا ہسپتال جو بفضل خدا 28 سال سے نہایت کامیابی سے چل رہا ہے اور دور دراز تک نیک شہرت رکھتا ہے فروخت کرنا چاہتا ہے
• سرگودہا روڈ اور بس سٹاپ سے ۱۰۰ میٹر کے فاصلہ پر سوئی گیس کی سڑک کے عین سامنے
مریضوں کی آمد و رفت و قیام کی سہولت
رقبہ 1/4 1 کنال۔ ٹیلی فون و دیگر سہولیات
ڈاکٹروں کیلئے سنہری موقعہ ہے۔
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔ مظہر ہسپتال احمد نگر ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460 ☎ 04524-211544

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ
7- سنگھار سنٹر میکلیگن روڈ لاہور
☎ دوکان 53181 گھر 5399
دوکان 7320977 گھر 7841669

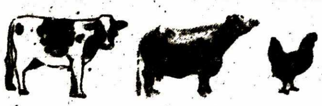
کیور یو اوویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ماڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیور یو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون 04524-213156, 771

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
☎ آفس: 212764
گھر: 211379
ربوہ